بیت الذکر ہالینڈ کا معاندین کی طرف سے آگ لگانے کی کوشش پر وسیع بیت الذکر کی تعمیر کا اعلان ہماری قیمتی متاع ہمارا ایمان، اصول اور اخلاق ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ /اگست ۱۹۸۷ء بمقام ہالینڈ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

ابھی چند روز پہلے ہالینڈ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جس کے نتیجے میں ہالینڈ کے احمدیوں میں سے بعض نے مجھے ایسے خط لکھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل پر اس کا بہت ہی گہرا اثر پڑا ہے اور غیر معمولی طور پر اس سے وہ متاثر معلوم ہوتے تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ جب ہمارا جلسہ انگلستان میں ہو رہا تھا اس وقت اس خیال سے کہ اکثر احمدی جلسے پر گئے ہوں گے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض شریروں کے گروہ نے موقع پا کر جبکہ ہمارا پہرہ موجود نہیں تھا مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ مسجد کا نچلا حصہ آگ سے بہت بری طرح متاثر ہوا، بہت سی قیمتی دستاویز اور کاغذات ضائع ہو گئے اور ابتداء میں جو ڈچ احمدی تھے انہوں نے بڑے اخلاص سے جو اپنے ہاتھ سے بعض خصوصی چیزیں مسجد کے لئے بنائی ہوئیں تھیں وہ بھی ایک قیمتی اور تاریخی سرمایہ تھا وہ بھی اکثر حصہ ضائع ہو گیا تو مسجد کو جو ظاہری نقصان ہے اس کو بھی ملحوظ رکھا جائے تو دستاویز کا نقصان اور ظاہری نقصان ملا کر یقیناً اس جماعت کے لئے ایک بڑے صدمے کی بات ہے۔

اس پہلو سے لوگوں کے پریشانی اور گھبرانے کے خط موصول ہوتے رہے ہے۔ میرا ان سب کو جواب یہ ہے کہ یہ واقعات زندہ قوموں کے ساتھ چلتے ہیں اور ان سے دکھ تو ضرور پہنچتا ہے لیکن ان واقعات کے نتیجے میں طبیعتوں پہ گہرے اثر نہیں قائم رہنے چاہئیں کیونکہ ہمارے تو بہت بڑے سفر ہیں، ہمارے ارادے بہت بلند ہیں، یہ معمولی چھوٹی چیزیں تو Pinpricks کی طرح ہیں جیسے لمبے سفر کرنے والے قافلوں میں سے بعض کو رستے میں ایک کانٹا چبھ جاتا ہے۔ ساری دنیا کی ایک سو چودہ (ممالک کی) جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی اسلام کی شاہراہ پر دن بدن آگے بڑھ رہی ہیں۔ آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ میں سے، ہالینڈ کی جماعتوں میں سے ایک کو یا ایک کے پاؤں کو جو کانٹا چبھا ہے اس کی تکلیف میں بھی ساری دنیا کی جماعتیں حصہ دار ہیں۔ تو اس کانٹے کو اتنا زیادہ نہ منائیں کہ گویا قیامت آپ پر ٹوٹ پڑی ہے۔

اس کے برعکس یہ سوچیں کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے کیا کیا فضل آپ پر مزید نازل ہوں گے جیسے ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اس کے جو نقصانات ہیں ان کا ازالہ کیسے ہوگا وہ تو معمولی بات ہے وہ میں آپ سے ابھی بعد میں ذکر کروں گا۔ سب سے بڑا نقصان جس کا مجھے خطرہ تھا وہ آپ کی طبیعتوں کی پژمردگی ہے۔ اگر ایسے واقعات پر طبیعتیں پژمردہ ہو جائیں تو ہمارا تو سب سے بڑا وہ نقصان ہے۔ آپ کے عزم پر کوئی آنچ نہیں آنی چاہئے، آپ کے ارادوں کے سر بلند رہنے چاہئیں۔ ایک ادنیٰ سا خم بھی آپ کی پیٹھ پر ظاہر نہیں ہونا چاہئے ان بوجھوں کے نتیجے میں۔ یہ ہے مردانگی کی علامتیں جن کی خدا مومن سے توقع رکھتا ہے۔ پس آپ اپنا کام کریں اللہ تعالیٰ کی تقدیر اپنا کام کرے گی۔ بھلا ان ایسی ذلیل حرکتوں سے کبھی قومیں دنیا میں تباہ ہوا کرتی ہیں یا رستوں سے ہٹا کرتی ہیں یا ان کے عزم پر آنچ آیا کرتی ہے۔

چھوٹی معمولی سی کمینی سی حرکت ہے، ایک چھوٹے سے دل کی پیداوار ہے، چھوٹے کوتاہ ذہن کی پہنچ بس یہیں تک ہی ہو سکتی ہے کہ مسجد کو جلا دیا جائے، کسی کو دکھ دیا جائے، کسی کو نقصان پہنچایا جائے۔ ہر لحاظ سے ایک بہت ہی کمینی اور چھوٹی سفلہ حرکت ہے اور اس کے برعکس آپ کو یہ ایک بڑا غیر معمولی تاریخی اعزاز حاصل ہو گیا کہ آپ ان لوگوں میں، ان قوموں میں داخل ہوئے جن کو خدا کے نام پر تکلیف دی جاتی ہے، جن کی عبادت گاہوں کو خدا کی دشمنی میں جلایا جاتا ہے۔ بہت بڑا ایک

تاریخی سنگ میل ہے۔آپ کو اپنا یہ امتیاز پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آپ وہ ہیں جن کی مسجد جلائی گئی ہے آپ وہ بدبخت نہیں ہیں جو مسجدیں جلانے والے ہیں۔کتنا زمین آسمان کا فرق ہے۔

جب سے خدا تعالیٰ نے آدم کے ذریعے نبوت کا آغاز فرمایا یہ ایک دوہری تاریخ انسانیت کی چل رہی ہے۔ کچھ وہ لوگ ہیں بدنصیب جو خدا کے گھروں کو جلانے والے ہیں کچھ وہ لوگ ہیں جن کو دکھ دیا جاتا ہے خدا کے نام پر اور جن کی عبادت گاہوں کو جلایا جاتا ہے اور یہ تفریق مسلسل بڑی نمایاں چلی آرہی ہے۔آپ اس گروہ میں داخل ہوئے ہیں جن کو خدا کے نام پر تکلیف دی جاتی ہے اور جن کے عبادتگاہوں کو جلایا جاتا ہے۔

تو سودا تو ایسا سودا نہیں ہے جس پر آپ دکھ محسوس کریں یا پژمردہ ہوں۔دکھ اس بات کا ہے کہ خدا کی عبادت کی جگہ کو خدا کے نام پر جلایا گیا ہے۔ایک جذباتی تکلیف ہے لیکن جہاں تک سود و زیاں کا تعلق ہے جہاں تک اس بات کے تولنے کا تعلق ہے کہ آپ کا حاصل کیا ہے، آپ کا نقصان کیا ہوا ہے۔آپ فائدے ہی فائدے میں ہیں، قطعاً آپ کا کوئی نقصان نہیں۔

ایک اور پہلو ہے اس کا جس میں مجھے خطرہ تھا کہ آپ کو نقصان نہ پہنچے اور میری توجہ آپ کے روحانی نقصان کی طرف ہے مادی، جسمانی نقصان تو معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔اس کی طرف بھی میں آپ کو متوجہ کر دینا چاہتا ہوں۔وہ یہ ہے کہ اخباروں کے جو بھی میں نے اقتباسات دیکھے ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ شاید بعض احمدیوں کی طرف سے بھی یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اس واقعہ کے پیچھے حکومت پاکستان کا ہاتھ ہے حالانکہ ہمیں ہرگز بغیر شواہد کے بات نہیں کرنی چاہئے۔ہم ہرگز یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ حکومت پاکستان کا ہاتھ ہے یا سعودی عربیہ کے جو مختلف ادارے دنیا میں کام کر رہے ہیں، رابطۂ عالمِ اسلامی وغیرہ ان میں سے کسی کا ہاتھ ہے یا مقامی شرارت ہے۔جب ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ بغیر شواہد کے ہم پر کوئی الزام لگائے، جب ہم جھوٹ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جب ہمارے اوپر بولا جاتا ہے تو ہمارا یہ کوئی حق نہیں کہ ہم چاہے ہمارا دشمن ہی ہو اس کے اوپر جھوٹ بولیں یا اس کی طرف بغیر شواہد کے، بغیر دلیل کے باتیں منسوب کریں۔اب تک ایسے کئی واقعات گزر چکے ہیں اور ہر ایسے واقعہ کے بعد جب میں نے خطبہ دیا تو اس میں اس طرف متوجہ کیا کہ جب تک ہمیں یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ کون سا گروہ، یقینی طور پر سے مراد یہ ہے کہ ایسے مضبوط شواہد معلوم نہ ہوں کہ

کون سا گروہ ملوث ہے اس وقت تک ہمارا یہ اخلاقی حق نہیں بنتا کہ ہم کسی کو ملزم کریں۔ ہم دنیا کی طرح تو نہیں ہیں کہ ایک قتل ہو گیا تو اندازہ لگا کر پچیس تیس یا بعض دفعہ پورے کے پورے خاندان کا نام شبہ میں لکھوا دیا گیا۔ اس لئے ہمیں ایسے مواقع پر اپنے اخلاق کی حفاظت کرنی چاہئے، اپنے اعلیٰ اصولوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

مسجد کا نقصان ہو یا کوئی اور عمارت کا نقصان ہو یہ اصولوں کے نقصان اور اخلاق کے نقصان کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ مسجدیں تو بنتی ہیں صاحب اخلاق لوگوں کے ذریعے، صاحب ایمان لوگوں کے ذریعے ورنہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں عظیم الشان کروڑوں، اربوں روپے کی مسجدیں بنا سکتی ہیں ان کی کیا حیثیت ہوگی خدا کی نظر میں جب تک نمازی متقی نہ ہوں، جب تک مسجدوں میں جانے والوں کے اخلاق بلند نہ ہوں، ان کے نام کے ساتھ اسلام کا حسن جب تک وابستہ نہ ہو، اس وقت تک ان مسجدوں کی کوئی بھی قیمت نہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:۳۲) جب مسجدوں میں جایا کرو تو اپنی زینت یعنی تقویٰ کو ساتھ لے جایا کرو کیونکہ وہاں تمہارے تقویٰ ہی سے مسجدوں کی رونق بنتی ہے۔

پس ظاہری مساجد کی تو کوئی حیثیت نہیں ہے، مسجد میں جانے والوں کی حیثیت ہے۔ ان سے مسجدوں کو زینت ملتی ہے وہ اپنی زینتیں لے کے ساتھ جایا کرتے ہیں۔ پس اگر مسجد کو بھی نقصان پہنچ جائے اور آپ اس زینت سے بھی محروم رہ جائیں جس سے آپ کی مسجد کی رونق بنی تھی تو یہ بڑا نقصان ہے۔ اس لئے ایسے ہر ابتلا میں اپنے قیمتی اور دائمی اصولوں کو بالکل نہیں چھوڑنا۔ دشمن خواہ کتنی بھی زیادتی آپ پر کرے، دشمن کی دشمنی میں اپنی جان کے دشمن بننا تو کوئی عقل کی بات نہیں ہے۔ **ہماری سب سے زیادہ قیمتی جان سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہمارا ایمان ہے، ہمارے اصول ہیں، ہماری اعلیٰ اخلاقی قدریں ہیں جو اسلام سے ہمیں عطا ہوئی ہیں ان قدروں کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔**

اس لئے میں نے امیر صاحب سے آتے ہی جو بات کی وہ یہی تھی کہ کوئی الزام بغیر کسی دلیل کے بغیر کسی قطعی ثبوت کے ہمیں دوسرے پر نہیں لگانا چاہئے۔ ایک چیز البتہ ہے جس سے ہم یقینی طور پہ کہہ سکتے ہیں اور اسی تک ہمیں اپنی توجہ کو مبذول رکھنا چاہئے، اسی تک ہمیں اپنے بیانات کو محدود رکھنا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ حکومت پاکستان کے متعلق ہم بغیر کسی شبہ کے جانتے ہیں کہ حکومت پاکستان

نے عہد کر رکھا ہے، حکومت پاکستان سے مراد ایک ڈکٹیٹر کی حکومت کی بات کر رہا ہوں، اس نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنی ہے۔ جہاں جائیں گے ہم ان کی دشمنی کریں گے۔ جہاں جہاں جماعت احمدیہ موجود ہے وہاں کرائے کے مولوی بھجوا کر ان کے بزرگوں کی بے عزتیاں کروائی جائیں گی، ان کے خلاف اشتعال پھیلایا جائے گا، ان کے خلاف نفرت کی آگ کا الاؤ روشن کیا جائے گا۔ نفرت کے الاؤ کے ساتھ روشن کا لفظ تو مناسب بھی نہیں ہے، الاؤ بھڑ کایا جائے گا کہہ دینا چاہئے۔

مگر بہر حال یہ وہ فیصلے ہیں حکومت پاکستان کے ایک ڈکٹیٹر کے جن کے متعلق اس نے اپنی بدنصیبی کے ساتھ ساری دنیا میں تشہیر خود کی ہے۔ انگلستان کی کانفرنس میں، یہ بات جو چند سال پہلے ہوئی تھی ایک علماء کی کانفرنس اس کی طرف میرا اشارہ ہے، اس کانفرنس میں یہ بات ایک تحریری پیغام کے طور پر انگلستان میں پاکستان کے Ambassador کے نمائندے نے پڑھ کر سنائی جس میں پیغام کا ما حاصل یہ تھا کہ ہم یعنی حکومت پاکستان کے نزدیک جماعت احمدیہ کو ایک کینسر سمجھتی ہے اور ہم اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ اس کینسر کی بیخ کنی کریں گے ہر طرح سے۔

تو ایک بات ہم یقینی طور پر ساری دنیا کو ایسے موقعوں پر یاد کرا سکتے ہیں کہ ہمیں اتنا پتا ہے کہ ایک حکومت ہے جس کے بعض بدنصیب موجودہ سربراہ یہ کھلم کھلا اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ کی دشمنی میں جو کچھ ہم سے بن پڑے گی کریں گے۔ ایسی حکومت کے کرائے کے مولوی جس ملک میں بھی جائیں گے اس ملک میں اس قسم کے واقعات کی توقع رکھنا ایک معمولی بات ہے۔ بڑی بے وقوفی ہوگی کسی حکومت کی کہ ایسی حکومت کے نمائندہ مولویوں کو کھلی چھٹی دے دیں کہ ان کے اپنے ملک میں آ کر وہ امن برباد کرنے کی کوشش کریں اور پھر یہ توقع رکھیں کہ امن برباد نہیں ہو گا۔ یہ ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ایسے واقعات حکومتوں کی براہ راست سازش کے نتیجے میں ہوں لیکن یہ تو قطعی بات ہے کہ ایک حکومت ایسی ہے جس نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ آپ کے خلاف گند اور جھوٹ پھیلانے کے لئے کرائے کے مولوی استعمال کرے گی اور دنیا میں ہر جگہ کرے گی اور وہ باقاعدہ کرائے کے مولوی بھجوائے جاتے ہیں ہر جگہ۔ ہالینڈ میں بھی آتے رہے ہیں۔ اس لئے آپ بغیر کسی تردد کے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ان کا پھیلایا ہوا فتنہ اور فساد ہے جس کے نتیجے میں یہ واقعہ ہوا ہے، اس میں کوئی شک نہیں اور کن لوگوں نے کیا یہ ہم نہیں جانتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ علماء کی ایسی تقریروں کے

نتیجے میں ایک سر پھرا آدمی اپنے طور پر ہی مشتعل ہو جائے اور کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے، ہوسکتا ہے اس کے پیچھے کوئی سازش نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک نوجوانوں کا گروہ آپس میں مل کر بیٹھے آج کل ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعے مختلف قسم کے جرائم کے طریق وغیرہ تو دنیا کو معلوم ہوتے ہی رہتے ہیں کس طرح کسی کے گھر جب آگ لگائی گئی اور پھر ٹیلی فون کر کے اطلاع دی گئی اور بعض جاہل بے وقوف اس میں اتنی Excitement حاصل کرتے ہیں ان باتوں سے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک ہیرو بن جائیں گے اگر ہم نے بھی کوئی ایسا واقعہ کیا اور ہم نے بھی بعد میں پولیس کو فون کیا کہ ہم نے یہ کام کر دیا ہے۔

تو مذہبی دیوانگی پھیلانے والوں کے متعلق ہم جانتے ہیں یہ قطعی طور پر ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں کہ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ایسے کرائے کے مولویوں کو دنیا میں ہر جگہ بھجوا کے اشتعال انگیزی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم یہ قطعی طور پر جانتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں سر پھرے لوگ ایسے واقعات کر دیا کرتے ہیں۔ وہ کون ہیں جنہوں نے کیا ہے، واقعۃً کوئی پاکستانی ہے یا کوئی سوری نامی یا پھر اور شخص ہے اس کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے اور ہمیں اپنے بیانات میں ایسی چیزوں سے احتراز کرنا چاہئے۔

جہاں تک تیسرے حصہ کا یعنی ظاہری نقصان کا تعلق ہے اس کے متعلق میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں رہے گا۔ یہ بات میں بار بار بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کو جتنا نقصان، جس جہت میں پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے یا کی جائے گی اسی جہت میں اس سے دس گنا فضل اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرماتا رہے گا اور فرما رہا ہے۔ چند مسجدیں انہوں نے پاکستان میں جلائیں اور شہید کیں اس کے مقابل پر اتنی سو مساجد ہم نے ایک ہی سال میں تمام دنیا میں بنا دیں۔ اس لئے آپ کو بھی میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی مسجد کو جو نقصان پہنچا ہے اس سے بہت زیادہ شاندار بہت زیادہ وسیع مسجد اب آپ کو وہیں بنا کے دی جائے گی۔ اللہ کے فضل کے ساتھ اور اسی کی توفیق کے مطابق۔

اس لئے یہ بات تو قطعی ہے کہ ملاں کی بنائی ہوئی تقدیر ہے یا کسی حکومت کے سربراہ کی بنائی ہوئی تقدیر ہے اس ہر تقدیر پر ہمارے خدا کی تقدیر غالب رہی ہے اور ہمیشہ غالب رہے گی، ہمیشہ ان کی بنائی ہوئی تقدیروں کو نامراد کرے گی اور ہمارے حق میں بہتر فضل اور رحمت اور برکتوں کی تقدیر

جس طرح پہلے جاری ہوتی رہی آئندہ بھی جاری ہوتی رہے گی۔

آپ میں سے جن کو جو توفیق ہے اس عظیم الشان خدمت میں حصہ لینے کی اپنی اپنی توفیق کے مطابق اس میں حصہ ڈالیں تا کہ آپ کو بھی سعادت نصیب ہو۔لیکن میں جانتا ہوں کے ہالینڈ کی جماعت کی حیثیت مالی لحاظ سے اتنی نہیں ہے کہ دیگر چندوں کے علاوہ وہ اتنے بڑے کام میں حصہ لے سکیں۔جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نقصان جتنا ہوا ہے اس سے کم سے کم دس گنا زیادہ اور جو کم سے کم ہے اس کا مطلب ہے یقیناً اور بھی زیادہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔کم سے کم دس گنا زیادہ وسیع عمارت سے، دس گنا زیادہ بہتر جگہ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ مہیا کر دی جائے گی۔جو آپ کی توفیق سے باہر ہے وہ دنیا کی دوسری جماعتیں انشاء اللہ تعالیٰ پیش کریں گی۔اس پر بھی میں کوئی معین پابندی نہیں لگانی چاہتا حسب توفیق جہاں جہاں بھی دنیا میں یہ خطبہ پہنچے گا دوست اپنی مرضی سے اپنے شوق سے خود اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی کوشش کریں گے اور جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے مجھے کوئی بھی فکر نہیں کہ ضرورت کہاں سے پوری ہوگی، انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔

ایک حصہ ایسا ہے جس میں جماعت ہالینڈ کو حصہ لینا چاہئے اور وہ میدان ایسا ہے جہاں دوسری جماعتیں حصہ لے نہیں سکتیں بلکہ خود آپ لے سکتے ہیں۔وہ ہے مسجد کی تعمیر کے دوران جو لوگ آپ میں سے فارغ ہیں وہ وقارعمل کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں، جو لوگ کوئی فن جانتے ہیں جس کا تعمیر سے تعلق ہے وہ فن مسجد کی خدمت میں پیش کریں، کچھ Supervision کے کام بھی ہوں گے۔کچھ دوسرے ایسے کام ہوں گے جن میں جماعت کی وقت کی اور جسمانی قربانی کے نتیجے میں ہمارا بہت سارا روپیہ بچ سکتا ہے۔باقی دنیا میں جماعتیں اسی طرح کر رہی ہیں اور غیر معمولی بچت کا موجب بنتی ہیں ان کی محنت اور اس محنت کے ساتھ جو خلوص وابستہ ہوتا ہے اس سے کاموں میں بہت برکت پڑتی ہے۔انگلستان میں ہم نے بارہا یہ تجربہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بعض دفعہ جو مارکیٹ کے تخمینے تھے ان سے پانچویں حصے پر ایک عمارت تعمیر ہوگئی کیونکہ وہاں کے خدام انصار اور خواتین نے بہت اپنے وقت کی قربانی کی۔تو آپ کو بھی جہاں تک نصیب ہو، جہاں تک توفیق ہو مسجد کے کام میں اپنے وقت کی قربانی ضرور پیش کریں۔اس سے دوہرا تہرا فائدہ پہنچتا ہے۔ایک تو یہ کہ آپ کے روپے کی جو کمی ہے وہ اس طرح بہت حد تک پوری ہو جائے گی، اگر آپ کے وقت کی قربانی

کے نتیجے میں خرچ اگر 1/5 نہ سہی نصف بھی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی چیز ہے اور جتنا بھی ہو بہر حال وہ عملاً آپ کا چندہ ہی شمار ہوگا۔

دوسرے یہ کہ خدمت کرنے والوں کو ایک براہ راست سعادت نصیب ہوتی ہے۔ خدا کے گھر کے بنانے میں حصہ لینا یہ ایسی عظیم الشان توفیق ہے کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انسان کے اندر ایک سعادت کی نئی روح پیدا فرما دیتا ہے گویا اسے ایک نئی زندگی ملی ہے اور خدا تعالیٰ کا خاص محبت اور پیار کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے عید کے خطبے میں میں نے اس طرف متوجہ کیا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مل کر مسجد کے تعمیر کرنے کا واقعہ خدا تعالیٰ کو ایسا پیارا لگا کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کو قرآن کریم میں محفوظ فرما دیا اور ایسے پیار سے ذکر کیا کہ باپ معمار ہے اور بیٹا مزدور اور دونوں نبی۔ اس سے بڑے اس زمانے میں کسی انسان کا تصور ہی نہیں ہوسکتا تھا کہ باپ بھی نبی اور بیٹا بھی نبی اور خدا تعالیٰ نے ایک کو معمار بنایا ہوا ہے اور ایک کو مزدور اور وہ دونوں مل کر خدا کے گھر کی عمارت کھڑی کر رہے ہیں۔

تو معماری کا کام دنیا کی نظر میں خواہ کچھ بھی حیثیت رکھتا ہو، جب اس کا مسجد سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو دنیا کا عظیم ترین کام بن جاتا ہے۔ ایسا کام جس پر بعد میں قومیں اور آنے والی نسلیں فخر کرتی ہیں۔ پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معماری کا جب یہ واقعہ آپ پڑھتے ہیں تو کس قدر دل میں رشک پیدا ہوتا ہے، کس قدر انسان درود بھیجتا ہے ان پر کہ کیا شان تھی، کیسے عظیم الشان باپ بیٹا تھے، کس پیار اور محبت سے خدا کا گھر بنا رہے تھے، اللہ کی رضا کی آنکھیں ان پر پڑ رہی تھیں اور ہمیشہ کے لئے اس خدمت کو محفوظ کر دیا۔ ورنہ دنیا میں بعض قومیں ہیں جو تعمیر کے کام میں اپنی عمریں ضائع کر دیتی ہیں۔ بعض ایسی غلام قومیں تھیں جن کو بڑی بڑی عمارات کے لئے زنجیروں میں باندھ کر ان سے غیر معمولی محنتیں لی گئیں، نسلاً بعد نسلٍ وہ لوگ قیدوں میں بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرتے رہے۔ ایسی عمارتیں جن کو بعض دفعہ سو سو سال سے زائد عرصہ مکمل ہونے میں لگا ہے۔

تو جسمانی محنت اور جسمانی کوشش کا جہاں تک تعلق ہے بہت ہی زیادہ محنتیں عمارتوں کے سلسلے میں کی گئیں ہیں اور ظاہری قربانی کو دیکھیں تو حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی اس کے مقابل پر جسمانی محنت کے لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں رکھتی

مگر چونکہ خدا کے گھر سے وابستہ ہوئی تھی اس لئے اس کی عظمت اور شان اتنی بلند ہوگئی کہ ہمالہ کی چوٹیوں سے بھی بالا ہے، آسمان کے کنگروں سے لگی بیٹھی ہے عظمت اس کی۔

اس لئے آپ کے لئے بھی ایک سنت جاریہ ہے۔ آپ کی مسجد سے محبت کے نتیجے میں، خدا کا گھر سمجھتے ہوئے، اس کی تعمیر میں جو حصہ لیں گے یا اس کی صفائی میں کبھی حصہ لیں، اس کے ٹھیک ٹھاک کرنے میں حصہ لیں۔ یاد رکھیں کہ ایک ایسی خدمت ہے جس کو خدا بہت ہی پیار اور اعزاز کے ساتھ دیکھتا ہے تو اللہ کرے اس کی بھی آپ کو توفیق ملے۔ جس کے پاس جو کچھ بھی ہے وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ:۴) کا نظارہ دکھائے اور دشمن کو یہ بتادے کہ ہم ہارنے والی قوم نہیں ہیں۔ ناممکن ہے ان کی ساری ذلیل ترین کوششیں کتنی بھی بڑی طاقتور ہو کر ظاہر ہوں، تب بھی وہ ہمیں ناکام نہیں بناسکتیں ان کی ہر دشمنی ہمارے لئے ماں کے دودھ بن جایا کریں گی جب ہمارے جسم میں داخل ہوگی اور ہم کمزور ہونے کی بجائے ان زہروں سے مزید طاقت پائیں گے، مزید عظمت پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اسی شان کے ساتھ زندہ رکھے۔ زندگی کی یہی شان ہے اس کے بغیر تو زندگی بے معنی ہے۔ مردِ مومن اور مردِ صادق کی طرح جو قومیں زندہ رہتی ہیں وہی زندہ رہنے کی اہل ہیں باقی تو فضول جھگڑے ہیں دنیا کے جن کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

جمعہ کے بعد نماز عصر جمع ہوں گی اور مسافر دوگانہ پڑھیں گے اور مقامی دوست غالباً ایک ہی ہیں یا دو ہوں گے۔ وہ اپنی نماز پوری کرلیں عصر کی۔

باقی دوسرا اعلان یہ ہے کہ نماز عصر کے معاً بعد دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔

ایک ہمارے سلسلے کے مخلص واقف زندگی دوست چوہدری انور حسن صاحب نائب وکیل التصنیف ربوہ دل کے حملے سے اچانک وفات پاگئے۔ بڑا مخلص خاندان ہے اور سارے بھائی اللہ کے فضل سے سلسلے سے بہت ہی محبت رکھنے والے ہیں۔ ان کے ایک پہلے بھائی بھی جو غالباً دل کے دورے سے وفات پاگئے تھے یا دل کا حملہ ہوا تھا مجھے صحیح نہیں یاد مگر بہر حال۔ ان کو پہلے بھی ہو چکا ہے اس کے باوجود بڑی محنت اور محبت سے سلسلے کا کام کرتے رہے۔

دوسرے دوست ہمارے مکرم ہارون اوپوکو صاحب آف غانا مغربی افریقہ ہیں، ان کے

بھائی مکرم موسیٰ ڈونکر صاحب مغربی جرمنی میں ایک بہت مخلص داعی الی اللہ ہیں اور انہوں نے افریقن ممالک کے طلبہ کو اکٹھا کرنے ،ان میں تبلیغ کرنے اور ان میں سے کھوئے ہوئے احمدیوں کو دوبارہ تلاش کرنے اور اخلاص میں ان کو آگے بڑھانے میں بہت محنت سے کام کیا ہے،ان کا خط آیا ہے کہ میرے بھائی کی وفات کی اطلاع ملی ہے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے۔